تاریخی صفحات پر ایک طائرانہ نظر

اموی خلافت اور اسکے کارنامے

(از مولانا خالد کمال صاحب مبارکپوری)

اموی حکومت کے موسس حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضؓ ہیں جن کی حکومت کا دور ۴۱ھ سے شروع ہوتا ہے۔ اس خاندان میں چودہ خلیفہ گزرے ہیں۔ جن کی ترتیب یوں ہے۔

(۱) حضرت معاویہ رضؓ (۲) یزید بن معاویہ
(۳) معاویہ بن یزید (۴) مروان بن الحکم
(۵) عبدالملک بن مروان (۶) ولید بن عبدالملک
(۷) سلیمان بن عبدالملک (۸) عمر بن عبدالعزیز
(۹) یزید بن عبدالملک (۱۰) ہشام بن عبدالملک
(۱۱) ولید بن یزید بن عبدالملک۔
(۱۲) یزید بن ولید بن عبدالملک۔
(۱۳) ابراھیم بن ولید بن عبدالملک۔
(۱۴) مروان بن محمد بن مروان۔

اموی دور خلافت کے مشہور و معروف خلیفہ جو تاریخ کے ہر صفحہ پر اپنا نام اور کام چھوڑ گئے ہیں، وہ پانچ ہیں اور جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) معاویہ رضؓ (۲) عبدالملک (۳) ولید۔ (۴) سلیمان۔ اور (۵) عمر بن عبدالعزیز۔

حضرت معاویہ رضؓ کے دور خلافت کے اہم کارنامے اور واقعات میں سے خوارج کا قتل اور ان کی طاقتوں کا استیصال کرنا ہے۔ نیز آپ ہی کے زمانے میں قسطنطنیہ میں اسلامی فوجوں کا ورود ہوا تھا۔ مگر فتح نہ ہو سکی۔

حضرت عمر بن عاص نے آپ ہی کے زمانہ میں سوڈان کو فتح کیا تھا حضرت معاویہ رضؓ ۸۰ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے

اموی خلافت کے پانچویں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں اہم واقعات و حادثات جو ہوئے وہ یہ ہیں۔

حضرت مصعب بن زبیر سے قتل و قتال، ان پر غالب آنا۔ اور ان کو قتل کرنا، حجاج بن یوسف کو عبدالملک کا حکم دینا۔ عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کے لیے۔ چنانچہ حجاج نے عبداللہ بن زبیر سے جنگ کی اور ان کو شہید کیا۔ پھر عبدالملک کے حکم سے حجاج نے خوارج سے جنگ کی اور ان پر فتح پائی۔ عبدالملک عاقل، عالم اور ادیب تھا۔ عبدالملک پہلا خلیفہ تھا جس نے اسلامی طرز کے سکے ڈھالے۔ ساٹھ سال کی عمر میں تیرہ برس حکومت کرنے کے بعد ۸۶ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوا۔

ولید کا پورا عہد خلافت غزوہ جہاد اور فتوحات میں صرف ہو گیا۔ اس کے زمانہ میں اسلامی حکومت بہت دور تک پھیل گئی۔ قتیبہ باہلی کی قیادت میں لشکر بھیجکر بلاد ترک کو فتح کیا۔ مسلمہ بن عبدالملک کو لشکر دے کر روم کی مہم پر روانہ کیا۔ اور روم کو بھی فتح کیا۔

اسی طرح موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کو اندلس کی مہم پر روانہ کیا اور انہوں نے یورپ میں فتوحات کا دروازہ کھول دیا۔ ولید ہی نے دمشق میں مسجد اموی بنائی اور اس کی بنا ڈالی۔ اور اس مسجد کو حسن شان و شوکت سے اختتام پر پہونچایا اس سے اس کے فنون لطیفہ کے ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ اس نے مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں خاطر خواہ توسیع بھی کرائی۔

اس کا ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے جذام زدہ حکام کو ان کے مرتبہ سے ہٹا کر ان کے لیئے وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور ان کو

عام طور پر لوگوں سے اختلاط اور میل جول سے منع کر دیا۔ تاکہ لوگ نفرت کر کے کعبہ گننے نہ لگیں۔ بیالیس ۴۲ برس اور چھ ماہ کی عمر میں ۹۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں سوائے جرجان اور طبرستان کے کوئی اور فتح نہ ہو سکی جس کو یزید بن مہلب کی قیادت میں فتح کیا تھا۔

سلیمان ایک ہر دل عزیز حکمراں تھا۔ وہ اپنے آپ کو عوام کا دوست اور بہتر ین ساتھی تصور کرتا تھا۔ چنانچہ قیدیوں اور محبوسین کو اکثر آزاد کر دیا کرتا تھا۔ اور ان پر احسان کرتا تھا۔ اس کا ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ جنہوں نے بعد میں چل کر حضرت عمر بن خطاب کی یاد تازہ کر دی۔ انتالیس (۳۹) سال کی عمر میں ساغر اجل نوش کیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کا ولی عہد ہونا خلافت کے طول و عرض میں عدل و انصاف اور امن و امان قائم کرنے کے مترادف ہوا۔ اور عدل و احسان اور انصاف و امان کا یہ عالم ہو گیا کہ ایک جماعت برملا کہتی پھرتی تھی کہ حضرت عمر کے زمانہ میں بکری اور بھیڑیا دونوں ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں۔ ان کے کارنامے بے شمار ہیں۔ جو خالص اسلامی اور مذہبی ہونے کے ساتھ ساتھ قومی و سیاسی بھی ہیں۔